قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 3/ نومبر 2022ء | 7/ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 03/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 239

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۴﴾

(الاحزاب: 34)

ترجمہ: اے اہلِ بیت! یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔

فرمان خلیفہ وقت

یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو صفائی کے ساتھ ساتھ حفظانِ صحت کے اصولوں کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اب پانی سے ناک صاف کرنے کا جو حکم ہے یہ وضو کرتے وقت دن میں پانچ دفعہ ہے اور اگر ناک میں پانی چڑھا کر صاف کیا جائے تو کافی حد تک نزلے وغیرہ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ جرمنی میں کسی کو نزلہ ہو گیا اور ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تم لوگ جو مسلمان ہو، پانچ وقت وضو کرتے ہو تو ناک میں پانی چڑھاتے ہو، تم اگر اس طرح کرو تو کافی حد تک نزلے سے بچ سکتے ہو۔ یہ اس ڈاکٹر کی اپنی سوچ یا تحقیق تھی یا اس پر کوئی اور تحقیق ہو رہی ہے یا ہوئی ہے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہرحال اس میں حقیقت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ ہر ایک کے لئے ناک میں پانی چڑھانا مشکل ہو گا کیونکہ ناک میں زور سے پانی چڑھانا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ذرا سی تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر ناک میں پانی ٹھیک طرح چڑھایا جائے اور صاف کیا جائے تو نزلے میں کافی فرق پڑتا ہے۔ پھر ناخن کٹوانا ہے، اس میں ہزار قسم کے گند پھنس جاتے ہیں لیکن آج کل بعض مردوں میں لیکن عورتوں میں تو اکثریت میں یہ فیشن ہو گیا ہے کہ لمبے لمبے ناخن رکھو اور ان کو کوئی گندگی کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ سب پر واضح ہو جانا چاہئے کہ ناخن کٹوانے کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور لمبے ناخن رکھنے کا نقصان ہی ہے فائدہ کوئی نہیں۔ صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے اور خدام الاحمدیہ کو وقارِ عمل بھی کرنا چاہئے اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے اور اس میں سب سے اہم عمارات مساجد ہیں مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 23 اپریل 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 271-272)

اس شمارہ میں

- کرو جو کرنا ہے تم نے، اے دشمنانِ حق! (منظوم)
- Another Allah Mian's Garden
- حضرت شیخ عبدالغفورؓ
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء
- دنائے ریجن، آئیوری کوسٹ میں مساجد کا افتتاح
- خلافت سے وابستگی میری ضرورت
- آؤ! اُردو سیکھیں

فرمانِ رسولؐ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کی وفات سے کچھ دیر قبل میرا بھائی عبدالرحمان میرے حجرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں نے اپنے سینے کے ساتھ حضور ﷺ کو سہارا دیا ہوا تھا میری نظر حضور ﷺ پر پڑی میں نے دیکھا کہ آپؐ عبدالرحمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ حضورؐ کو مسواک کرنا بہت پسند تھا اور صحت کے زمانے میں اس کا بہت اہتمام کرتے تھے جبکہ بیماری میں ایسا نہ کر سکتے تھے۔ شاید اس وقت مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے حضور ﷺ سے پوچھا عبدالرحمان سے مسواک لے کر آپ کو دوں؟ میرے سوال پر حضورؐ نے سر سے اشارہ کیا ہاں۔ اس پر میں نے عبدالرحمان سے مسواک لے کر حضور ﷺ کو دے دی حضور ﷺ نے مسواک منہ میں رکھی لیکن ضعف بہت تھا۔ دانتوں سے چبانے کی طاقت نہ تھی۔ میں نے پوچھا۔ میں مسواک آپ کے لئے اپنے دانتوں سے چبا کر نرم کر دوں؟ آپ نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر میں نے حضورؐ سے مسواک پکڑی اور اس کو اپنے دانتوں میں خوب چبا کر آپ کے لئے بالکل نرم اور ملائم کر دیا اور حضور ﷺ نے اسے اپنے دانتوں پر اچھی طرح پھیرا۔

(ماخوذ از صحیح بخاری، کتاب المغازی باب مرض النبیؐ و وفاتہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

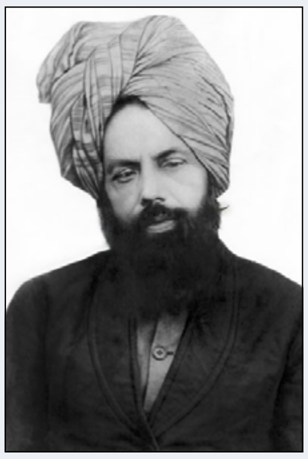

حقیقی توبہ کے لئے پاکیزگی اور طہارت شرط ہے

- بیشک اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 148-149 ایڈیشن 1984ء)

- جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں مَیں اُن کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مُمد اور معاون ہے۔ اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے، تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے۔ ہر نماز میں وضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وُہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لیے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہنے اور خوشبو لگانے سے سمیّت (زہر) اور عفونت سے روک ہو گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے۔ ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 164 ایڈیشن 1988ء)

- جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر رُوحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 332)

دربارِ خلافت

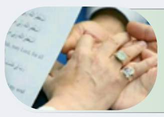

گھبراؤ نہیں، میں کوئی جابر بادشاہ نہیں۔ میں تو ایک عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی (حدیث)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اگر عملی اصلاح میں ہم سو فیصد کامیاب ہو جائیں تو ہماری لڑائیاں اور جھگڑے اور مقدمے بازیاں اور ایک دوسرے کو مالی نقصان پہنچانے کی کوششیں، مال کی ہوس، ٹی وی اور دوسرے ذرائع پر بیہودہ پروگراموں کو دیکھنا، ایک دوسرے کے احترام میں کمی، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش، یہ سب برائیاں ختم ہو جائیں۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کی ایسی فضا قائم ہو جو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دے۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جو عملاً ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ جماعت کے اندر بھی بعض معاملات ایسے آتے رہتے ہیں، اس لئے میں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہم میں پیدا ہو جائے تو خدمتِ دین کے اعلیٰ مقصد کو ہم فضلِ الٰہی سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ میری اس بات سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم خدمتِ دین کو فضلِ الٰہی سمجھ کر ہی کرتے ہیں لیکن سو فیصد عہدیداران اس پر پورا نہیں اترتے۔ میرے سامنے ایسے معاملات آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ عہدیداروں میں وسعتِ حوصلہ اور برداشت کی طاقت نہیں ہے۔ کسی نے اونچی آواز میں کچھ کہہ دیا تو اپنی انا اور عزت آڑے آجاتی ہے۔ کبھی جھوٹی غیرت کے لبادے اوڑھ لئے جاتے ہیں۔ پس کسی کام کو فضلِ الٰہی سمجھ کر کرنے والا تو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر بات برداشت کرتا ہے۔ اپنی عزت کے بجائے ''اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ'' کے الفاظ اسے عاجزی اور انکساری پر مجبور کرتے ہیں۔ پس اگر باریکی سے جائزہ لیں تو پتہ چلے کہ ''بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18) پر عمل نہیں ہو رہا۔ کہیں نہ کہیں اور کبھی نہ کبھی انانیت کی رگ پھڑک اٹھتی ہے۔ کسی نہ کسی رنگ میں تکبر آڑے آجاتا ہے۔ ''تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں'' سے ہم ذوقی حظ تو اٹھاتے ہیں۔ ہم یہ مثال تو دیتے ہیں کہ ہم اس شخص کی بیعت میں شامل ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔'' (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم)۔ لیکن ہم آگے یہ نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنے ماننے والوں کو بھی یہ تعلیم دی تھی کہ اگر تمہیں مجھ سے کوئی تعلق ہے تو تم بھی یہی رویہ اپناؤ۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 28 ایڈیشن 2003ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمایا کہ: میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے احیائے نو کے لئے آیا ہوں (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 490 ایڈیشن 2003ء) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ تو ہمارے سامنے یہ نمونہ رکھتا ہے کہ آپ کا غلام بھی کہتا ہے کہ مجھ سے کبھی آپ نے سخت الفاظ نہیں کہے، کبھی سخت بات نہیں کہی اور پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب سے ایک شخص پر کپکپی طاری ہوگئی تو فرمایا۔ ''گھبراؤ نہیں، میں کوئی جابر بادشاہ نہیں۔ میں تو ایک عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔'' (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب القدید حدیث نمبر 3312)

پس یہ وہ عمل ہے جس کا عملی اظہار ہر عہدیدار کو اپنی عملی زندگیوں میں کرنے کی ضرورت ہے، ہر جماعتی کارکن کو اپنی عملی زندگی میں کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو اپنی عملی زندگیوں میں کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اگر کوئی عہدہ ملتا ہے، کوئی خدمت ملتی ہے تو ہمیشہ مسیح محمدی کے اس فرمان کو سامنے رکھنا چاہئے کہ:

''میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 20)

پس جب ہم اپنی عملی حالتوں میں بیکسی، غربت اور بے ہنری کے اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور ''شاید کہ اس سے دخل ہو دارالوصال میں'' کی امید رکھنے والے بھی ہوں گے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18) اگر یہ نہیں تو ہم دعوے کی حد تک تو بے شک درست ہوں گے کہ زمانے کے امام کو مان لیا لیکن حقیقت میں زبانِ حال سے ہم دعوے کا مذاق اڑا رہے ہوں گے۔ کسی غیر کی دشمنی ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہی ہوگی بلکہ خود ہمارے نفس کا دوغلا پن ہمیں رسوا کر رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر مستزاد ہے۔

(خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 276-278)

کرو جو کرنا ہے تم نے، اے دشمنانِ حق!

کرو جو کرنا ہے تم نے، اے دشمنانِ حق!
ہمارے لفظ تو ہر حال مسکرائیں گے

تمہیں بھی جینے کے انداز کچھ سکھا کر ہم
بڑی ہی شان سے اک احمدی بنائیں گے

تمہارے تاج کے ہر تار کو ادھیڑیں گے
تمہاری خاک کو اک دن سنو! اڑائیں گے

تمہاری راہ کی گلیوں کے سارے کیچڑ سے
ہم اپنے پاؤں کو، دامن کو بھی بچائیں گے

نکھاریں گے تمہیں اپنی دعاؤں سے مل کر
ہم اپنے ظرف کو ہر بار آزمائیں گے

درِ حبیبؐ کو چومیں گے بے قراری میں
عقیدتوں کے بھی سجدے وہاں لٹائیں گے

دکھے گا جب بھی مقدس وہ گنبدِ خضرا
پلک پلک پہ ستارے ہی جگمگائیں گے

سروں کو اپنے جھکائیں گے ہم اطاعت میں
شفاعتوں کے سبھی ٹوکرے اٹھائیں گے

ہمیں وہ بخشیں گے اپنے مسیحؑ کے صدقے
ہمیں یقیں ہے وہ ہم کو گلے لگائیں گے

دعا کرو کہ یہ دعویٰ ہو عشق کا سچا
وگرنہ اپنا یہ منہ ہم کہاں چھپائیں گے

سنو سنو! سبھی منظر وہ دیدنی ہو گا
رسولِ پاکؐ جب اپنا ہمیں بلائیں گے

وفا کریں گے ہمیشہ اصولوں سے اپنے
کریں گے وعدہ جو، ہر دم اسے نبھائیں گے

خدا کرے کہ کہیں جو بھی ہم عمل بھی کریں
وگرنہ منزلوں کو ہم کبھی نہ پائیں گے

اندھیری رات میں بھی روشنی میں بیٹھیں گے
منڈیر پر بھی دیا سحر کا جلائیں گے

دیا جیم۔ فجی

اداریہ

Another Allah Mian's Garden

خاکسار یو۔کے میں احمدیہ قبرستان گوڈالمنگ (Godalming) سے چند منٹوں کی واک پر رہائش پذیر ہے۔ اس سے قبل ایک اداریہ میں خاکسار لکھ آیا ہے کہ یہ عیسائیوں کا ایک بہت بڑا قبرستان ہے جس کے ایک حصہ میں جماعت احمدیہ کے قبرستان کے دو حصے ہیں جن میں سے ایک قطعہ موصیان ہے۔ ہم میاں بیوی کبھی کبھار سیر کرتے اور کبھی نیت کے ساتھ اس قبرستان میں جاتے ہیں اور مرحومین اور ان کے لواحقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کبھی کبھار ہمارے ساتھ ہمارا پیارا پوتا عزیزم زوحان احمد سلمہ اللہ بعمر چار سال بھی ہوتا ہے اور وہ بھی دعا میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس کے ٹوٹے پھوٹے سوالات جو قبرستان کے حوالے سے اس کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں کے جوابات دینے کا بھی موقع ملتا رہتا ہے۔

گزشتہ دنوں ہم کار میں سوار کسی جگہ سے گزر رہے تھے کہ ہمارے بائیں جانب ایک اور قبرستان گزرا جسے عزیزم زوحان احمد سلمہ اللہ دیکھتے ہی اپنے ابا سے مخاطب ہو کر بولا Abu! Another Allah Mian's Garden کہ ابو! یہ ایک اور اللہ تعالیٰ کا باغ ہے۔

میں نے یہ الفاظ سنتے ہی اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو! ایک چار سالہ بچہ ایک چھوٹے سے فقرہ میں ہمارے لئے بہت بڑا سبق چھوڑ گیا ہے اور مجھے اداریہ کے لئے ایک عنوان بھی بہم پہنچا گیا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو ''اللہ میاں کے گارڈن'' کے الفاظ اپنے اندر بہت گہرے معانی رکھتے ہیں۔ اول تو اللہ کے ساتھ ''میاں'' کے الفاظ گارڈن سے پیار و محبت کو بڑھا رہے ہیں۔ مائیں اپنے بچوں میں اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھانے کے لیے ''اللہ میاں'' کا لفظ استعمال کرتی ہیں۔ جب یہ گارڈن اس پیار بھری ہستی کی طرف منسوب ہو رہا ہو تو اس کی عظمت، اس کی خوبصورتی اور اس کے مقام و مرتبہ کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ گارڈن، اس باغیچہ اور باغ کو کہتے ہیں جو رنگ برنگے پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا ہو۔ گھنے درختوں کی چھاؤں لوگوں کو آرام و استراحت کی دعوت دے رہی ہو۔ پانی کے نلکے (Taps) جگہ جگہ لگے ہوں۔ جہاں لوگ چہل پہل بھی کر رہے ہوں اور سیر بھی ہو رہی ہو اور یہ سارا ماحول انسان کو آرام وسکون پہنچا رہا ہوتا ہے۔

قبرستان کو اگر گارڈن سے تشبیہ دی جائے تو یہ وہ جگہ ہوتی ہے جس میں امت کے بڑے بڑے درخت نما بزرگوں کو مٹی میں چھپا دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ کسی نے ایک بزرگ کی وفات پر کہا کہ:

"The Shadow of the tree is recognised when it is cut down."

درخت کے سایہ کی اہمیت اس وقت پتہ چلتی ہے جب وہ کاٹا جاتا ہے۔ پھر بہت پیارے اور خوبصورت پھولوں جیسے بچے اس میں دفن کر دیے جاتے ہیں جیسا کہ کسی بچے کی وفات پر شاعر شیخ ابراہیم ذوق نے کہا تھا اور یہ شعر بچوں کے مزاروں پر لکھا بھی ہوتا ہے۔

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

حضرت مصلح موعودؓ نے اس شعر کو تو ان نونہالوں پر بھی چسپاں کیا ہے جن کی مائیں تربیت نہیں کرتیں اور وہ بچے ضائع چلے جاتے ہیں۔

ویسے تو آج کل قبرستانوں میں ظاہری پھول بھی ہوتے ہیں، درخت بھی ہوتے ہیں، پانی کے Taps بھی ہوتے ہیں اور وہاں جا کر طبائع اس طرح طراوت اور تروتازگی محسوس کرتی ہیں جیسے کہ باغوں میں جا کر طبائع میں خوشگوار ماحول پیدا ہوتا ہے۔ اللہ میاں کے گارڈن میں جانے کا ایک اضافہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر دلوں میں پیدا ہوتا اور اپنی زندگیوں کو سنوارنے اور مزید بہتر کرنے کے راستے استوار ہوتے ہیں، انسان کو اس کے انجام کی نشاندہی ہوتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستانوں میں داخلے کے لئے جو دعا سکھلائی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے۔ وہ دعا یوں ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ

(جامع ترمذی)

اے قبروالو! تم پر سلامتی ہو اللہ ہماری اور آپ کی مغفرت کے سامان مہیا فرمائے۔ آپ ہم سے آگے گزر گئے اور ہم آپ کے پیچھے پیچھے چلے آنے والے ہیں اور ان شاء اللہ جلد آپ سے ملاقات ہو گی۔

احادیث میں یہ دعا مختلف الفاظ میں ملتی ہے۔ اس مغفرت کی دعا میں اپنے لئے مغفرت کا ذکر پہلے ہے اور مرحومین کی مغفرت بعد میں مانگی گئی ہے۔ قبرستانوں میں جاتے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کا جو ورد بار بار کیا جاتا ہے اس میں بھی اپنے خالق کو یاد کر کے اس کی طرف رجوع کرنے کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تدفین کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر حاضرین کو مخاطب ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کی ثابت قدمی کے لئے دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال و جواب شروع ہونے والے ہیں۔

(حدیقۃ الصالحین از ملک سیف الرحمان مرحوم صفحہ 577)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؐ نے جو دعا مانگی وہ میں نے یاد کر لی۔ آپؐ نے دعا کی: اے ہمارے خدا! تو اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت دے اور اس کو معاف کر، اس کی جگہ عمدہ اور قابل عزت بنا، اس کی قبر وسیع کر، اس کو پانی اور برف اور اولوں سے غسل دے یعنی اسے ٹھنڈک پہنچا، اس کو گناہوں اور غلطیوں سے ایسا پاک کر جیسے میلا کپڑا دھونے کے بعد میل کچیل سے تو پاک صاف کر دیتا ہے اس کو اس دنیاوی گھر کے بدلے زیادہ بہتر گھر دے۔ اس دنیا کے اہل سے زیادہ بہتر اہل عطا فرما اور دنیا کی بیوی سے بہتر بیوی بخش اور اس کو جنت میں داخل کر، اسے قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آپؐ کی یہ دعا اتنی پر اثر تھی کہ میں نے آرزو کی۔ اے کاش! یہ میرا جنازہ ہوتا!

(حدیقۃ الصالحین از ملک سیف الرحمان مرحوم صفحہ 572-573)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبر اور قبر میں جزاء سزا پر اپنی معرکہ آراء کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک انسان کے مٹی میں دب جانے کے بعد قبر کے دائیں اور بائیں اطراف کی کھڑکیاں کھل جاتی ہیں۔ اگر وہ نیک اور جنتی ہو تو دائیں طرف سے ٹھنڈی اور خوشبودار ہوائیں آ کر اس کو سکون و آرام پہنچاتی ہیں۔ اس کے لئے تو واقعتاً یہ باغ ہی ہو گا اور اگر اس مردے کے بد اعمال کا پلڑا بھاری ہے تو پھر بائیں طرف کی کھڑکی سے گرم ہوا کے جھونکے آنے شروع ہوتے ہیں۔ ہمیں جنازہ کی دعا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی ہے اس پر اگر غور کریں تو ایسی جامع و مانع دعا ہے جس کے ساتھ ہم اپنے مردے کو رخصت کر کے ایمان پر مرنے کی دعا کرتے ہیں اور جو زندہ ہیں ان کے لئے اسلام پر رہنے کی دعا ہو رہی ہوتی ہے اور یہی وہ باغ ہیں جن میں ایک مومن کو داخل ہو کر چرنے اور سیر ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

''جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں، مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اول صدقہ جاریہ، دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، تیسرے ایسی نیک اولاد جو اس مرحوم کے لئے دعا کرے۔''

(حدیقۃ الصالحین از ملک سیف الرحمان مرحوم صفحہ 577)

ہمارے بعض نام نہاد علماء نے اس مضمون کو ایسے بھیانک اور ڈراؤنے رنگ میں پیش کر کے اور پھر ان مضامین پر مشتمل کتب کے نام ایسے ڈراؤنے رکھ کر جیسے قبر کے خوفناک مناظر، مرنے کے بعد کیا ہونے والا ہے وغیرہ وغیرہ، لوگوں میں خوف ہی خوف پیدا کیا ہے۔ جبکہ اسلام سلامتی اور امن کا مذہب ہے اور جزاء وسزا کا جو فلسفہ بیان کیا گیا ہے وہ اتنا حکیمانہ ہے کہ جہنم کو ہسپتال قرار دیا ہے جہاں علاج ہو کر بالآخر اس کی جگہ اسی سرسبز و شاداب گارڈن (جنت) کی ہے جس کے اندر چشمے اور نہریں بہتی ہوں گی اور ہر قسم کے پھل پھول میسر ہوں گے۔

گوڈالمنگ قبرستان میں مجھے ایک ادھیڑ عمر کی انگریز خاتون نے بتایا کہ اس قبرستان میں ہر دوسرا visitor اپنے ساتھ کتا لایا کرتا تھا مگر جب سے احمدیہ قبرستان یہاں بنا ہے کتوں کو ساتھ لانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اب کوئی visitor اپنے ساتھ کتا نہیں لاتا۔ تو گویا یوں بھی جنت کا نظارہ پیش کرتا ہے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے آپ کو حسین اعمال سے آراستہ کر کے اسلام احمدیت کے ایسے سرسبز درخت بن جائیں، ایسے خوشبودار پھول بن جائیں کہ ہمیں جب میت کے طور پر اس گارڈن کی طرف لے جایا جا رہا ہو تو ہماری میتوں سے اس گارڈن کو رونق ملے، مزید سرسبزی ملے نہ کہ سڑنے کا احساس ہو۔ ایک عرب شاعر کے مطابق کہ ایسے کام کر جا کہ تمہارے مرنے کے بعد تو ہنس رہا ہو اور تیرے پسماندگان رو رہے ہوں۔ اسی طرح جب تو پیدا ہوا تھا تو تُو رو رہا تھا اور تیرے ارد گرد لوگ ہنس رہے تھے۔

(ابو سعید)

ڈاکٹر مبارز احمد ربانی۔ لندن

حضرت شیخ عبدالغفورؓ

صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خاکسار آج جس صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے وہ حضرت شیخ عبدالغفورؓ آف گجرات شہر کا ہے۔حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب خاکسار کی نانی جان مرحومہ نصرت بیگم صاحبہ کے والد محترم تھے۔ آپؓ کے بارے میں جو روایات خاکسار نے سن کر اکٹھی کی ہیں وہ زیادہ تر آپؓ کی بڑی بیٹی مرحومہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے بیان کی ہیں۔ میری دلچسپی لینے اور بار بار پوچھنے پر آپ نے اپنے اباجی حضرت شیخ عبدالغفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے مختلف واقعات میرے ساتھ شیئر کیے۔حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب کی زندگی کے بارے میں کچھ معلومات پہلے سے جماعت کے لٹریچر میں محفوظ ہیں۔ (روز نامہ الفضل 24 ستمبر 1970ء-مارچ مصباح 1971ء-روز نامہ الفضل آن لائن 21 جنوری 2021ء اور تاریخ احمدیت جلد 26) خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں آپؓ کی شخصیت کے چند پہلو کچھ اضافے کے ساتھ دعا کی غرض سے پیش کر رہا ہے۔ الحمدللہ۔

آباؤ اجداد

حضرت شیخ عبدالغفور صاحبؓ کے خاندان کا آبائی وطن قصبہ سید پور تحصیل نکڑ ضلع سہارنپور (انڈیا) تھا۔ آپؓ کے آباؤ اجداد پہلے بھلوال اور پھر گجرات شہر (پنجاب) میں آکر آباد ہوئے۔آپؓ کے والد ماجد کا نام حضرت شیخ رحیم بخشؓ اور دادا جان کا نام حضرت شیخ الٰہی بخشؓ تھا۔ پیشے کے لحاظ سے دونوں تاجر تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کاروبار میں برکت تھی۔ 1899ء میں دونوں نے ایک ہی وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب کے خاندان کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعے پر فرمایا:

’’یہ ایک پرانا مخلص خاندان ہے ذرا اوپر جا کر یہ خاندان حضرت خلیفہ اولؓ کے خاندان سے مل جاتا ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 633)

خاکسار عرض کرنا چاہتا ہے کہ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندان اوپر جاکر والد کی طرف سے حضرت امیرالمؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے مل جاتا ہے۔

(بدر 28 مارچ 1912ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب کے بزرگوں کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ ان کی کوششوں کے ذریعے گجرات کے ایک گاؤں شیخ پور میں احمدیت کا پودا لگا۔ الحمدللہ۔

آپؓ کے والد صاحب کا نام شیخ رحیم بخشؓ تھا۔آپ کے والد کے حالات زندگی کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل ہوسکی ہیں البتہ درج ذیل واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت حلیم اور رحمدل انسان تھے۔ جس کی دو مثالیں احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہیں۔ طاعون کے زمانے میں محلے کی ایک لڑکی کو بھی طاعون ہوگئی۔ وہ باہر چارپائی پر لیٹی تھی اور خوف کی بناء پر کوئی اسے اٹھا کر گھر کے اندر نہیں لے کر جا رہا تھا۔ آپؓ کام سے واپس گھر لوٹ رہے تھے تو آپؓ کی نظر اس پر پڑی کہ کوئی اس کی مدد نہیں کر رہا۔آپؓ نے یہ جانے بغیر کہ اسے طاعون ہے مدد کی نیت سے فوراً اسے اٹھا کر گھر کے اندر لے گئے۔ اس بات کا علم آپؓ کو بعد میں ہوا کہ اسے طاعون کا مرض تھا۔

ایک بار آپؓ قصبہ جلالپور جٹاں کی طرف جا رہے تھے۔ آپؓ کے ہمراہ ایک تحریر لکھنے کا ماہر بھی تھا۔سر راہ سڑک کنارے ایک بیمار کتا پڑا دیکھا۔ کاتب سے ایک تختی پر لکھوایا ’’میں بیمار کتا ہوں‘‘ اور اس کے پاس نصب کروا دیا اور کتے کے پینے کے لئے دودھ منگوا کر رکھ دیا۔

حضرت شیخ رحیم بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 1914ء یا 1915ء میں ہوئی۔حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب کی والدہ صاحبہ کا نام غلام فاطمہ تھا جو ایک نیک فطرت نماز و روزہ کی پابند خاتون تھیں۔ جماعتی اجلاسات میں شرکت کرتیں اور نماز جمعہ کے لئے باقاعدہ مسجد جایا کرتی تھیں۔حضرت شیخ عبدالغفور صاحبؓ کے تین چھوٹے بھائی تھے اور بہن کوئی نہیں تھی۔

آپؓ کی پیدائش

آپؓ کی پیدائش یکم جون 1900ء میں گجرات شہر میں ہوئی۔ آپؓ خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ 1906ء یا 1907ء میں آپؓ نے اپنے دادا جان حضرت شیخ الٰہی بخشؓ صاحب کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قادیان میں ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپؓ کو اپنی اس ملاقات کا احوال اچھی طرح یاد رہا۔اس واقعے کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ازراہ شفقت آپؓ کو صحابہ کے زمرہ میں شامل فرمایا۔ (مارچ مصباح 1971ء) اَلْحَمْدُلِلّٰہِ۔

حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب ایک متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ آپؓ عہد طفولیت سے ہی دیندار، بےنفس، غیور اور جوشیلے داعی الی اللہ تھے۔ آپؓ کی ان صفات کی گواہی نہ صرف زندگی میں بلکہ وفات کے بعد بھی آپؓ کے دوستوں اور عزیز و اقارب نے دی۔ آپؓ درمیانے قد کے دبلے پتلے جسم اور سانولے رنگ کے مالک تھے۔شلوار قمیض اور سر پر جناح کیپ پہنا کرتے تھے۔

تعلیم اور پیشہ

حصول تعلیم کی غرض سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی چھٹی جماعت میں داخل ہوئے اور وہاں سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ جب آپؓ کے والد محترم کی وفات ہوئی تو آپؓ اس وقت نویں یا دسویں جماعت میں پڑھ رہے تھے۔ چونکہ آپؓ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اس لئے آپؓ کو بے حد فکر ہوئی کہ بھائی ابھی چھوٹے ہیں، والد صاحب کا کاروبار کون سنبھالے گا۔ آپؓ فرماتے تھے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کی۔ چنانچہ مجھے خواب میں دکھایا گیا:

14 x 5 = 70

اس خواب کے مطابق آپؓ نے ستر برس کی عمر پائی۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپؓ کو اپنی عمر کے بارے میں بتا کر تسلی دی۔ لہٰذا تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپؓ بھی اپنے آباؤ اجداد کے پیشے سے منسلک ہوگئے اور والد صاحب کا کاروبار سنبھال لیا۔حضرت شیخ عبدالغفور صاحبؓ گجرات شہر کے ایک مشہور تاجر تھے۔ ضلع گجرات میں آپؓ کی سب سے بڑی پریس اور کتابوں کی دوکان شیخ الٰہی بخشؓ و شیخ رحیم بخشؓ بک سیلرز اینڈ پبلیشرز کے نام سے مشہور تھی۔

پنجگانہ نماز، تہجد اور تلاوت قرآن کریم

آپؓ جوانی سے لے کر آخری عمر تک باقاعدگی سے پنجگانہ نماز اور تہجد کے پابند رہے۔ سجدوں میں بہت گریہ و زاری کرتے۔ اپنی اولاد کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہے۔ آپؓ بہت خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ وفات کے وقت آپؓ کے پڑوس کی ایک خاتون تعزیت کے لئے آئیں اور بتایا کہ میں ان کی تلاوت کی آواز سن کر دیوار کے ساتھ بیٹھ جایا کرتی تھی اور سنتی رہتی تھی۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی خدا کی راہ میں گن گن کر نہیں دیا۔ جیب میں ہاتھ ڈالنے پر جو آیا دے دیا۔ اپنے بچوں کو بھی چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ صدقہ و خیرات بہت کرتے۔تحریک جدید کے پہلے پانچ ہزار مجاہدین میں بھی آپؓ کا نام شامل ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نظام وصیت کی بابرکت تحریک میں بھی شامل تھے۔ آپؓ کبھی کسی کی برائی نہیں کرتے تھے اگر آپؓ کو کوئی برا بھی کہتا تو خاموش ہو جایا کرتے۔

انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت آپؓ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں نویں جماعت کے طالب علم تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیماری کے آخری ایام تھے۔حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب فرماتے تھے کہ ان دنوں میرا دل کہتا تھا کہ میاں صاحب (صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ) اگلے خلیفہ ہوں گے اور اس بات کا اظہار میں نے سکول کے لڑکوں کے سامنے کر دیا۔ لڑکوں میں بات پھیلتے پھیلتے ہیڈ ماسٹر صاحب تک پہنچ گئی جس پر مجھے طلب کیا گیا۔ لڑکوں نے مجھے ٹانگوں اور بازوؤں سے پکڑ کر دفتر تک پہنچایا۔ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے سوال کیا: تمہیں یہ بات کس نے کہی ہے؟ آپؓ نے جواب دیا: میرا دل کہتا ہے۔ اس پر ہیڈ ماسٹر صاحب

نے آپؓ کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ دیکھو آئندہ ایسی بات نہ کرنا۔

جماعت احمدیہ سے محبت

آپؓ میں جماعت کی خدمت کرنے کا بے حد جذبہ موجود تھا۔ جماعت احمدیہ گجرات میں بطور سیکریٹری تعلیم خدمت بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ کئی دیہات میں جلسے بھی کروائے۔ آپؓ بتایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب اور حضرت سید ولی اللہ شاہؓ صاحب گجرات تشریف لائے۔ میرے جوش و ولولہ اور خدمت کو دیکھ کر میرے کندھے کو تھپک کر فرمایا: ہمیں ایسے ہی جوانوں کی ضرورت ہے۔ خلفاء احمدیت سے پیار و وفا کا گہرا تعلق رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں ہر روز دعا کا خط لکھا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دیگر بزرگان جماعت کی خدمت میں بھی دعا کے لئے درخواست کیا کرتے جن میں حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ، حضرت حافظ مختار احمد شاہ جہاں پوریؓ اور درویشان قادیان شامل تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپؓ کی پانچ بیٹیاں تھیں مگر یہ ہرگز گوارہ نہ تھا کہ ان کی شادی کسی غیر احمدی شخص سے کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور خلفاء کرام کا ذکر بہت پیار و عقیدت سے کیا کرتے تھے۔ خلافت سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آپؓ بتایا کرتے تھے کہ ہم چار بھائی تھے سستا دور تھا ہم ہر ہفتے سینما جایا کرتے تھے مگر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احباب جماعت کو سینما جانے سے منع فرمایا تو پھر ہم نے کبھی سینما کا رخ نہیں کیا۔

پاک و ہند کی تقسیم کی وجہ سے کاروبار متاثر ہوا اور آپؓ کے مالی حالات کمزور ہو گئے۔ جوں جوں جلسہ سالانہ ربوہ کا وقت قریب آتا جاتا تو بے چینی شروع ہو جاتی کہ جلسہ سالانہ پر جانا ہے مگر پیسے پاس نہیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے آپؓ کے جانے کا کوئی نہ کوئی انتظام کر دیتا اور یوں آپؓ جلسہ سالانہ ربوہ پر حاضر ہو جاتے۔

مطالعہ کے شوقین

آپؓ مطالعہ کتب کے بے حد شوقین تھے۔ گھر میں روحانی خزائن، تاریخ احمدیت اور اصحاب احمد کے علاوہ دیگر دوسری کتب بھی موجود تھیں جن کا آپؓ مطالعہ کیا کرتے تھے۔ حضورؑ کی کتب کو کئی کئی بار بڑے شوق سے پڑھتے۔ اپنے پڑوسیوں اور دوسرے لوگوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتے۔ ایک بار آپؓ نے حضرت چوہدری فتح محمد سیالؓ صاحب کے بیٹے محترم چوہدری ناصر محمد سیال صاحب سے تاریخ احمدیت جلد نمبر دس منگوائی۔ جب وہ لائے تو آپؓ کتاب ہاتھ میں آتے ہی سب کچھ بھول گئے اور پڑھنے میں اتنے محو ہوئے کہ انھیں چائے پانی تک پوچھنا بھول گئے۔ بدر اور الفضل بھی شروع سے گھر میں لگوائی ہوئی تھی اور الفضل کے سپیشل نمبر کو جلد کروا کر رکھتے۔ آپؓ اردو اور پنجابی کے علاوہ عربی، فارسی اور انگلش زبانیں بھی جانتے تھے۔

تبلیغ، مہمان نوازی اور خدمت خلق

آپؓ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ گھر میں اکثر غیر احمدی احباب کے ساتھ بحث و مباحثے کی محفلیں لگتی تھیں۔ جب کبھی مولانا سلطان محمود انور صاحب مرحوم اور بدوملہی کے مولوی غلام علی گھو والے گھر تشریف لاتے تو ان دنوں غیر احمدی احباب کو بھی گھر مدعو کیا جاتا اور مہمانوں کے کھانے پینے اور حقہ پانی کا انتظام بھی کیا جاتا۔ مرکز سے آنے والے مہمان آپؓ کے ہاں قیام کیا کرتے تھے۔ آپؓ کے والد صاحب حضرت شیخ رحیم بخشؓ کی وفات کے بعد آپؓ نے الفضل میں ایک اشتہار شائع کروایا کہ جس طرح میرے دادا اور والد صاحب کی زندگی میں مرکز سے آنے والے مہمان ضرورت کے تحت ہمارے ہاں قیام کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح بزرگ تشریف لائیں۔ (روزنامہ الفضل 20 جنوری 1921ء) خورد و نوش کا بھی انتظام کیا جاتا تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان پر جانے کے لئے گجرات شہر کے اردگرد کے علاقہ سے کئی گھرانے صبح وقت پر ٹرین پکڑنے کے لئے آپؓ کے ہاں رات قیام کیا کرتے تھے۔

آپؓ ایک غریب پرور، اپنوں اور غیروں کے ہمدرد تھے۔ آپؓ کی توجہ غریبوں کی مدد کرنے پر ہر وقت مائل رہتی تھی اور جہاں تک ممکن ہوتا ان کی مدد کرتے۔ کبھی کسی غریب بچے کو اپنے خرچ پر سکول میں داخلہ دلوایا تو کبھی کسی کو علاج کے لئے ڈی۔ ایچ۔ او ڈسپنسری میں۔ آپؓ کی شادی سے پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک رات عشاء کی نماز کے بعد لیٹنے پر دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ اٹھو کسی کو تمہاری ضرورت ہے۔ آپؓ اٹھے، گھر سے باہر نکلے اور ڈھونڈنا شروع کیا کہ کہیں کوئی ضرورت مند تو نہیں۔ سرکلر روڈ، کچہری روڈ ہر طرف دیکھتے جاتے لیکن کوئی ضرورت مند نظر نہ آیا۔ پھر آپؓ محلہ خواجگان کی طرف آئے۔ یہاں ایک چھوٹا سا کنواں تھا اور ہندوؤں اور مسلمانوں کی دودھ دہی کی دوکانیں بھی تھیں۔ چکر لگانے پر آپؓ کو ایک آدمی نظر آیا جو بھوکا تھا۔ آپؓ نے اسے دودھ لے کر پلایا اور پھر واپس گھر آئے۔ اسی طرح جب آپؓ نے اپنا گھر بنایا تو گھر کے باہر سڑک پر راہ گیروں کی سہولت کے لئے روشنی کا بھی انتظام کیا تا کہ انہیں رات کے وقت گزرنے میں تکلیف نہ ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد جب حکومت کی طرف سے بجلی کے پول لگوائے گئے تو آپؓ کے گھر کے سامنے بھی روشنی کا پول لگوایا گیا جس پر آپؓ بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے گھر کے سامنے روشنی کا مستقل بندوبست ہو گیا ہے۔

ایک دفعہ قریب کے ایک گاؤں میں ایک موصی احمدی کی وفات ہو گئی۔ جب آپؓ اس کے جنازہ میں شامل ہونے کے لئے گئے تو معلوم ہوا کہ وہاں بکس بنانے اور مرحوم کی میت کو قادیان لے جانے کا انتظام نہیں ہو رہا۔ مرحوم نے اسی غرض سے کچھ رقم آپؓ کے بھائی مکرم شیخ عبدالشکور صاحب مرحوم کے پاس رکھوائی ہوئی تھی۔ آپؓ نے اپنے ہمراہ ایک آدمی کو لیا بکس تیار کروایا اور مرحوم کی میت کو قادیان لے جانے میں مدد کی۔ جیالال آپؓ کا ایک ہندو دوست تھا۔ وہ پاک و ہند کی تقسیم کے بعد ہندوستان چلا گیا۔ آپؓ کے حسن سلوک کی وجہ سے اس نے آپؓ کی وفات تک آپؓ کے ساتھ خط و خطابت کے ذریعے تعلق رکھا۔

شادی اور اولاد

حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب کے پھوپھا جان کیپٹن محمد سعید صاحب اور آپؓ کے ہونے والے سسر حضرت لفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالحکیمؓ صاحب دونوں سیالکوٹ میں فوج میں ملازم تھے۔ دوران ملازمت دونوں کی دوستی ہو گئی۔ حضرت ڈاکٹرؓ صاحب کا تعلق مردان صوبہ سرحد سے تھا۔ انہی ایام میں حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب کے رشتے کی بات کیپٹن سعید صاحب نے حضرت ڈاکٹرؓ صاحب سے کی جس پر آپؓ اپنی بیٹی کا رشتہ دینے پر راضی ہو گئے۔ مگر جب حضرت ڈاکٹرؓ صاحب نے اپنی اہلیہ صاحبہ سلطان صاحبہ سے بات کی تو وہ پنجاب میں رشتہ دینے پر راضی نہ تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پنجاب دور ہے اور میری بیٹی بیاہ کر بہت دور چلی جائے گی۔ اس پر حضرت ڈاکٹرؓ صاحب نے حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب وعدہ لیا کہ ہر روز مجھے اپنی بیٹی کی خیریت کا ایک پوسٹ کارڈ ڈالنا جس پر آپؓ راضی ہو گئے اور یوں آپؓ کی شادی خانہ آبادی حضرت لفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالحکیمؓ صاحب آف مردان کی بیٹی حسن آراء بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ آپؓ نے اپنا یہ وعدہ آخری دم تک نبھایا اور ہر روز ایک کارڈ اپنی اہلیہ کی خیریت کا ان کے والدین کو بھیجتے رہے۔ آپؓ کا اپنے سسرال کے ساتھ ہمیشہ ایک عزت اور پیار کا تعلق رہا۔ شادی کے چار سال تک اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے آپؓ کے گھر اولاد نہ ہو سکی۔ ایک روز حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ صاحب آپؓ کے گھر تشریف لائے تو آپؓ نے اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی کہ مولوی صاحب میری بیوی بیمار رہتی ہے اولاد کے لئے دعا کریں۔ حضرت مولانا صاحبؓ نے وہاں بیٹھے بیٹھے ہی کہا چلو دعا کر لیتے ہیں۔ آپؓ نے ہاتھ اٹھائے اور سب آپؓ کے ساتھ دعا میں شامل ہو گئے۔ دعا کے اختتام پر حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ صاحب نے فرمایا: میں نے تو اس گھر میں بچے ہی بچے دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی اس بات کو شرف قبولیت بخشا اور آپؓ کو بارہ بچوں سے نوازا جن میں سے دو چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔ آپؓ کے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں اور سب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے لمبی عمر پائی۔

تربیت اولاد

آپؓ نے بچوں کی چھوٹی عمر سے ہی تربیت کا خیال رکھا۔ گھر کا ماحول دینی تھا۔ نماز کی پابندی کرواتے تھے۔ نماز کی ادائیگی کے معاملے میں آپؓ بچوں کو کہتے کہ صبح کی نماز کے لئے وقت پر اگر کوئی نہ اٹھا تو میں چارپائی الٹ دوں گا اور بعض دفعہ بچوں کی طرف سے سستی دیکھانے کی صورت میں چارپائی الٹا بھی دیتے تھے۔ ظہر کی نماز کے لئے شدید گرمی کے دنوں میں جب سب لوگ گھر میں آرام کر رہے ہوتے تو آپؓ نماز کے وقت کمرے کا دروازہ کھول دیتے تا کہ سب اٹھ کر نماز پڑھیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے تشحیذ الاذہان اور مصباح بھی گھر میں لگوائے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ صاحب، حضرت حافظ مختار احمد شاہ جہاں پوریؓ صاحب اور جماعت کے دیگر بزرگ ہستیوں سے بچوں کو ملواتے۔ جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ کے موقعے پر بچوں کو ساتھ لے کر جاتے خصوصاً اپنی بڑی بیٹی ناصرہ بیگم صاحبہ کو۔ آپؓ بیٹوں سے زیادہ بیٹیوں سے پیار کرتے تھے۔

رؤیا و کشوف

آپؓ ایک صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو اپنے والد محترم حضرت شیخ رحیم بخشؓ صاحب کی وفات کی خبر ایک خواب کے ذریعے دی۔ آپؓ نے خواب میں کہتے سنا: جب تک تیرا باپ سر پر تھا تیرے سر پر تاج تھا۔ صبح اٹھ کر دیکھا تو آپؓ کے والد صاحب کی وفات ہو چکی تھی۔

ایک روز آپ کے بڑے بیٹے محترم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم جو فوج میں سروس کرتے تھے نوکری چھوڑ کر گھر آ گئے۔ آپؓ نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک فقیر گھر کے دروازے پر آیا ہے اور کہتا ہے کہ دو روپے دو کام ہو جائے گا۔ آپؓ نے اسے دو روپے دے دیئے۔ آپؓ کی یہ خواب اس طرح پوری ہوئی کہ جب صبح ہوئی تو ایک فقیر دروازے پر آیا۔ آپؓ نے خواب کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے دو روپے دے دیئے۔ چند دن کے بعد آپؓ کے بیٹے محترم شیخ محمود احمد صاحب

بقیہ صفحہ 8 پر

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

4/ اکتوبر 2022ء بروز منگل

قسط 9

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الاکرام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

- صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی ڈاک، فیکسز، ای میلز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ یہاں امریکہ کی مقامی جماعتوں کی طرف سے بھی حضور انور کی خدمت میں بڑی کثرت سے خطوط موصول ہوتے ہیں۔حضور انور ساتھ ساتھ انہیں بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

ملاقاتیں

- پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس پروگرام میں 26 فیملیز کے 126 ممبران نے اپنے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Dallas کی مقامی جماعت کے علاوہ دیگر 14 جماعتوں سے آئی تھیں۔ آج صبح بھی بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔

Maryland سے آنے والی فیملیز 1367 میل کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ جب کہ Sillicon Vally سے آنے والی فیملیز 1701 میل کا سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔ ملاقات کرنے والوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو زندگی میں پہلی بار حضور انور سے مل رہے تھے اور شرف دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔

تاثرات

- سیاٹل جماعت سے 2095 میل کا سفر طے کر کے آنے والے دوست نوید اقبال صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں چالیس سال بعد خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں۔ آج مجھے ربوہ کے بابرکت دن یاد آئے ہیں۔آج میری زندگی مکمل ہوگئی ہے۔ میں روحانی طور پر شفایابی اور تندرستی محسوس کر رہا ہوں۔

- ذوالفقار احمد صاحب جو کہ Dallas سے آئے تھے بات کرتے ہوئے رونے لگ گئے۔ کہنے لگے کہ میں نے زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی ہے۔ مجھے اور کیا چاہیے۔ مجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔

- انیق راجہ صاحب جماعت ڈیلس نے بتایا کہ حضور انور نے مجھے انگوٹھی دی اور مجھے مقامی مربی کے قریب رہنے کی ہدایت کی۔ میں نے اپنے آقا سے مل کر اپنے دل میں ایک ایسا سکون اور اطمینان پایا ہے جس کو میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔

- مبشرہ اختر صاحبہ جماعت Houston سے آئی تھیں۔ ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ یہ رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میری ساری زندگی کی ایک ہی خواہش تھی کہ میں اپنے آقا سے ملوں۔ آج اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی ہے۔ میں نے صرف اور صرف حضور انور کے چہرہ مبارک میں نور پایا ہے۔

- جماعت Houston سے آنے والے ایک دوست واصل محمود صاحب نے بیان کیا کہ میں صرف اتنا کر سکتا تھا کہ حضور انور کا پُرنور چہرہ دیکھوں۔ بس میں چہرہ ہی دیکھتا رہا۔ میں ملاقات کے دوران کچھ نہیں کہہ سکا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

- ایک دوست شمیم احمد صاحب اپنی فیملی کے ساتھ Sillicon Vally سے 1701 میل کا لمبا سفر طے کر کے آئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور انور نے مجھے نصیحت فرمائی کہ شادی میں صبر انتہائی ضروری ہے۔حضور نے فرمایا کہ اپنی بیوی کے ساتھ تین چیزیں کرنی ضروری ہیں۔ اپنی آنکھیں بند کرو، اپنے کان بند کرو اور اپنا منہ بند رکھو۔ یہ ایک کامیاب شادی کا راز ہے۔

- جماعت Dallas کے ممبر مسعود احمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور انور نے ہمیں وقت دیا اور بڑے صبر سے ہماری ہر بات سنی اور ہمیں مشورہ بھی دیا۔حضور انور نے ہمیں انگوٹھیاں اور چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔ میری بیٹی نے قرآن کریم مکمل کیا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت قرآن کریم پر دستخط فرمائے۔

- جماعت Marry Land سے 1367 میل کا سفر طے کر کے آنے والے دوست لطف الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ میری بیٹی کو اس کی پہلی شادی میں کچھ مسائل درپیش تھے۔حضور انور نے ہمیں بہت دعائیں دیں اور یقین دلایا کہ ان شاء اللہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ہمیں بہت سکون ملا۔

- جماعت Sacramento سے 1725 میل کا طویل سفر طے کر کے آنے والے افغانی احمدی دوست سید عبدالقادر احمد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میں ابھی چند ماہ پہلے ہی افغانستان سے آیا ہوں۔ حضور انور نے افغانستان میں پیچھے رہ جانے والے احمدیوں کے بارہ میں تفصیل سے پوچھا کہ کہاں ہیں، کتنے قید ہوئے ہیں۔حضور انور نے احمدیوں کے حالات دریافت فرمائے۔حضور انور کو میری قوم سے محبت ہے۔ افغانستان کے احمدیوں سے محبت ہے۔حضور ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں۔

- جماعت Dallas کے ممبر اظہر حسین صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں یہاں ایک ہفتہ سے ڈیوٹی کر رہا ہوں۔ لیکن آج میری زندگی کی انتہا تھی کہ میں اپنے پیارے آقا سے ملا۔ جب میری اور میری بیوی کی گزشتہ ملاقات ہوئی تھی تو حضور نے فرمایا تھا کہ اب بچہ پیدا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اس کے چند دن کے بعد پتہ چلا کہ میری بیوی امید سے ہے۔ اب وہی بیٹی ہمارے ساتھ ملاقات میں شامل تھی۔ میں اللہ کا بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمیں ملاقات جیسی عظیم سعادت حاصل ہوئی۔

- ڈاکٹر مظفر احمد خان صاحب کا تعلق Dallas جماعت سے ہے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں ربوہ میں حضور کا کلاس فیلو تھا۔ اتنے عرصہ کے بعد حضور انور سے ملاقات ہوئی تو ایسا لگا کہ میں اپنے آقا کے ساتھ اپنے بچپن کی قیمتی یادوں کو دہرا رہا ہوں۔ یہ واضح تھا کہ حضور مجھے اب بھی اپنا پرانا دوست سمجھتے ہیں لیکن میں اب اپنے خلیفہ کے سامنے تھا۔

- جماعت Dallas سے ایک خاتون تانیہ حسین صاحبہ ملاقات کے لیے آئی تھیں۔ یہ بات کرتے ہوئے رونے لگ گئیں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگیں کہ جب میں بچی تھی میں اپنی والدہ کے ساتھ جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہوتی تھی اور میں دیکھا کرتی تھی کہ جب بھی میری والدہ خلیفۃ المسیح کو دیکھتی تھیں تو وہ روتی تھیں۔ میں سوچا کرتی تھی کہ یہ کیوں رو رہی ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی تھی۔ لیکن اب میں جوان ہوگئی ہوں۔ میری بھی بچے ہیں۔ میں والدہ بن گئی ہوں۔ آج میری حضور سے ملاقات ہوئی ہے۔ اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ میری والدہ کیوں روتی تھیں۔ ایک خدائی شخصیت کے سامنے ہونا ناقابل یقین ہے۔حضور انور کو دیکھ کر مجھے اللہ کے قریب ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

- ملاقاتوں کے آخر پر مسجد تعمیر کمیٹی Dallas کے ممبران نے بھی ملاقات کا شرف پایا اور بعد ازاں حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

- بعد ازاں ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد اور ملحقہ جگہ کا معائنہ

• پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے اور مسجد بیت الاکرام اور اس سے ملحقہ آفیسز اور ہالز وغیرہ کا معائنہ کیا۔

ہماری یہ مسجد Allen کے علاقہ میں ہے۔ Allen سٹی کے میئر Ken Fulk صاحب حضور انور سے ملنے کے لیے آئے ہوئے تھے اور ایک طرف انتظامیہ کے ساتھ کھڑے تھے۔ موصوف نے حضور انور کو اس شہر میں آمد پر خوش آمدید کہا اور بتایا کہ وہ حضور سے ملنے کے لیے آئے ہیں۔ شاید وہ کسی دوسرے پروگرام کی وجہ سے مسجد کی تقریب میں شرکت نہ کرسکیں اور اپنی جگہ کسی اور کو بھجوائیں گے۔ حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ وہ خاص ملنے کے لیے آئے ہیں۔

• بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ملٹی پرپز دو ہالوں کا معائنہ فرمایا۔ 1996ء میں ڈیلس جماعت کی پہلی مسجد کے لیے چار ایکڑ کا پلاٹ 96 ہزار ڈالرز میں خریدا گیا تھا۔ 2002ء کے آغاز میں ان دو ہالوں کی تعمیر شروع ہوئی تھی جو اسی سال مکمل ہوگئی۔ ان دونوں ہالوں کی تعمیر پر 6 لاکھ 60 ہزار ڈالرز کا خرچہ آیا تھا۔ معائنہ کے دوران انتظامیہ نے بتایا کہ یہ دونوں ہال قبلہ رخ تعمیر کئے گئے تھے اور مسجد کی تعمیر تک قریباً 19 سال یہ دونوں ہالز مرد اور خواتین کے لیے بطور مسجد استعمال ہوتے رہے۔ اب اس وقت یہ خواتین کے لیے بطور ڈائننگ ہالز استعمال ہو رہے ہیں۔ ان دونوں ہالوں کا رقبہ پانچ ہزار مربع فٹ ہے۔

• اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا۔ بعد ازاں حضور انور خواتین کی مسجد والے حصہ میں تشریف لائے اور نماز ہال، لجنہ کے آفیسز، کچن اور بچوں کے لئے مخصوص جگہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے مسجد کے مردانہ حصہ میں تشریف لاکر مختلف آفیسز اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔

مردوں اور خواتین کے مسجد کے ہالوں میں 450 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس کے علاوہ دونوں لابیز میں بھی دو سو پچاس نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

مسجد، مربی ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، ہال، آفسز اور کچن وغیرہ سب شامل کرکے تعمیر شدہ رقبہ تقریباً 19 ہزار مربع فٹ ہے۔

اس سارے پروجیکٹ پر کل خرچ 4.8 ملین ڈالرز ہوا ہے۔

ملاقاتیں

• معائنہ کے بعد چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں آٹھ فیملیز اور چار گروپس نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والے افراد کی تعداد 88 تھی۔

ان سبھی فیملیز اور گروپس نے انفرادی طور پر حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب امریکہ کی 19 مختلف جماعتوں سے آئے تھے۔ آج بھی بعض احباب بڑے لمبے اور طویل سفر طے کرکے اپنے آقا سے ملاقات کرنے کے لیے پہنچے تھے۔ یہ لوگ یہاں حضور انور ملاقات کی سعادت پاتے ہیں وہاں حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی بھی توفیق پاتے ہیں۔

آج جماعت Buffalo سے آنے والے 1352 میل، جماعت نیویارک سے آنے والے 1564 میل اور Silicon Vally سے آنے والے 1701 میل، Sacramento سے آنے والے احباب اور فیملیز 1725 میل اور سیاٹل سے آنے والے 2095 میل کا طویل سفر طے کرکے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔

• آج بھی بہت سے لوگ ایسے تھے جن کی حضور انور کے ساتھ یہ پہلی ملاقات تھی۔

• جماعت Tulsa سے آنے والے ایک دوست بشارت الرحمن صاحب کہنے لگے کہ آج کی ملاقات میرے لیے ایک خواب تھی۔ میں چند سال پہلے بنگلادیش سے آیا تھا۔ میں امریکہ کے ایک ایسے علاقے میں ہوں جہاں احباب جماعت کی تعداد کم ہے۔ حضور انور نے مجھے فرمایا کہ آپ کی جماعت چھوٹی ہے اس لیے آپ کو جماعت منظم کرنے اور تعداد بڑھانے کے لیے زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنی جماعت کے لئے زیادہ وقت دیں اور دعا کریں۔ اب میں ذمہ داری کے بڑھتے ہوئے احساس کے ساتھ اپنے شہر واپس جا رہا ہوں۔

• ایک صاحب منیر احمد باجوہ صاحب جماعت Dallas سے ملاقات کے لیے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میری شادی کو چالیس سال ہو چکے ہیں لیکن یہ پہلا موقع ہے جب ہم میاں بیوی کی حضور سے اکٹھی ملاقات ہوئی ہے۔ میں امیر جماعت امریکہ کا ربوہ میں کلاس فیلو تھا۔ ملاقات میں میں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ اب میں ریٹائر ہوگیا ہوں مجھے خدمت کا موقع دیں۔ تو حضور انور نے مسکرا کر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے کلاس فیلو سے پوچھو۔

• ایک دوست ظفر کشمیری صاحب جماعت ڈیلس نے بتایا کہ میری زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ ملاقات کا احوال میرے لیے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ میں نے حضور انور کے وجود میں ایک کشش دیکھی ہے۔ کہنے لگے کہ میں ملاقات میں خاموش تھا اور اپنی بیوی کو بات کرنے کا موقع دے رہا تھا۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ اتنے خاموش کیوں ہیں بات کریں۔ کہنے لگے کہ میں ایک باورچی ہوں۔ مجھے پاکستان میں کچھ بھی نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن میں جماعت کی وجہ سے امریکہ آسکا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جماعت کے ذریعہ عزت دی اور آج میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے آقا سے ملنے کا موقع عطا فرمایا۔

• اشفاق منہاس صاحب Dallas جماعت سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور نے مجھے انگوٹھی عطا فرمائی۔ میں جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور کے گھر ہی ٹھہرتا تھا۔ تو آج جب میں نے انگوٹھی کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا کیونکہ آپ ہمارے گھر میں مہمان رہے ہیں تو میں آپ کو ایک انگوٹھی دیتا ہوں حالانکہ آپ تو کئی سالوں سے شادی شدہ ہیں۔

• ایک خاتون حمیرا احمد صاحبہ جماعت Houston سے آئی تھیں۔ بہت جذباتی کیفیت تھی۔ کہنے لگیں کہ میری نوجوان بیٹی ملاقات میں میرے ساتھ تھی۔ وہ ڈپریشن کی مریضہ ہے۔ تو میں نے حضور انور سے درخواست کی کہ اس کے لیے دعا کریں۔ حضور انور نے دعائیں دیں اور تبرک بھی دیا۔ میرے دل کو تسلی ہوئی اور بہت سکون ملا کہ حضور اس بچی کے لئے دعا کر رہے ہیں۔

• جماعت Dallas کی ممبر زینب احمد صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ آج مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی نعمت ملی ہے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتی تھی۔ میری خواہش پوری ہوگئی۔ میں نے حضور سے مل لیا۔ یہ کہہ کر رونے لگ گئیں اور ان سے مزید بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگیں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں اور آج یہ دن میری زندگی کا سب سے بڑا خوش نصیب دن ہے۔

• ایک دوست وسیم احمد میر صاحب ہیوسٹن جماعت سے آئے تھے۔ ملاقات کرکے جونہی باہر نکلے تو رونے لگ گئے۔ بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔ صرف یہ کہا کہ میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔

• محمد رضوان جاوید صاحب جو جماعت Fort Worth سے آئے تھے کہنے لگے کہ امیگریشن مسائل کی وجہ سے میں گزشتہ 13 سالوں سے اپنی فیملی سے نہیں ملا۔ اس کی وجہ سے میں پریشان تھا اور کئی سالوں سے میرے دل و دماغ میں بہت تھکاوٹ تھی لیکن حضور سے ملنے کے بعد ساری تھکاوٹ دور ہوگئی ہے۔ حضور انور نے میرے لئے دعا کی ہے۔ اب میرے دل میں سکون اور راحت ہے۔

• Dallas جماعت کے ایک دوست محمد احد احمد خان صاحب کہنے لگے کہ آج حضور سے ملاقات میری زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ میں حضور انور سے ملنے کے لیے بے چین تھا۔ حضور نے میری بے چینی کو دور کردیا۔

• ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

ایڈیٹر کے نام خط

علامہ محمد عمر تماپوری، انڈیا سے لکھتے ہیں۔

الفضل 10/ اکتوبر 2022ء کا شمارہ اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ نظر نواز ہوا۔ ہمیشہ ہی کی طرح اداریہ اور کوراسٹوری دونوں ہی بے مثال ہیں۔بعض ایسے نکات سامنے آئے ہیں جیسے کہ وہ دورِ حاضر کے متقاضی ہیں۔ آپ کے پیش کرنے کا انداز بہت نرالہ ہے۔ آپ نے ایک دفعہ خاکسار سے گفتگو میں کہا تھا ’’دسترخوان سجانے کی ذمہ داری خاتونِ خانہ کی ہے وہ بہتر جانتی ہے کہ کونسی ڈِش کہاں پر لگائی جائے گھر کے دیگر افراد کو مداخلت نہیں کرنی چاہیئے‘‘ بات تو آپ نے بہت پتہ کی کی تھی اثر کرگئی بلکہ دل پرنقش ہوگئی۔ اس کے بعد سے ہمارے گھر میں بھی شانتی بنی ہوئی ہے انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ اچانک یہ تبدیلی کیسے رونما ہوئی؟ انہی خطوط پر آپ الفضل آن لائن کے دسترخوان کو بہت خوبی اور عمدگی کے ساتھ سجاتے آ رہے ہیں۔ روحانی لذّت کے ساتھ ساتھ ظاہری لذّت بھی ہوتی ہے۔ اسی شمارہ میں

’’اگر آپ ایک سال تک بغور الفضل پڑھ لیں تو اچھے مربی بن سکتے ہیں۔‘‘

آپ نے مختلف تبصرہ نگاروں کی آراء کو شامل کر کے اس عبارت کی اہمیت کو مزید اُجاگر کیا ہے اور بہت عمدہ پیرائے میں مربیان، مبلغین، علماء اور قلم کاروں کی بھرپور رہنمائی کی ہے۔ فی الواقع الفضل کا دسترخوان بڑی خوبصورتی سے سجتا آ رہا ہے جس میں ہر ذائقہ کی روحانی غذا کی ڈش اپنی اپنی جگہ پر لگی رہتی ہے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ بات اچھے مربی بننے کی ہو رہی ہے ضروری سمجھا کہ ایک اور اہم نکتہ کی طرف توجہ مبذول کرواؤں ’’مدرسہ احمدیہ قادیان‘‘ جس کی بنیاد بانی جماعتِ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی انہی کمروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جیّد علماء جن میں سے بعض کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے خالد احمدیت کے خطاب سے نوازا تھا۔ اسی درس گاہ سے فارغ ہو کر ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کے عملی طور پر مصداق بنے اور مہر ثبت کرتے ہوئے دنیا کے کناروں تک اشاعتِ اسلام اور فریضہ تبلیغ سرانجام دیا۔ انہوں نے الفضل کے مطالعہ کو نکتہ مرکزی بنانے کے ساتھ ساتھ اس خاص دُعا کا بھی ورد کیا جو مدرسہ احمدیہ کے درمیانی کمرے کے اوپر خوبصورت وسیع کتبہ پر حضرت سید میر محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ کی ایک دعائیہ عبارت بڑے جلی حروف میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ لکھی ہوئی تھی۔

’’اے ہمارے قادرِ مطلق خدا! توہمیں عالم بہ عمل بنا دے۔ اے ہمارے سچّے بادشاہ! توہمیں دنیا کی تمام فکروں سے فارغ البال کر کے صرف اپنی عبادت اور اپنی مخلوق کی خدمت کیلئے وقف فرما۔ آمین‘‘

ان دنوں روزانہ صبح پریڈ کے وقت ہر کلاس کے طلباء اپنی اپنی کلاس کی صف میں کھڑے ہوتے ہم میں سے کوئی ایک طالب علم قرآن کریم کے کچھ حصہ کی خوش الحانی سے تلاوت کرتا اس کے بعد سب طلباء حضرت میر صاحب رضی اللہ کے الفاظ میں درد و الحا سے دعا کرتے۔ پھر حاضری لی جاتی۔ بعدہ طلباء اپنی اپنی کلاس میں چلے جاتے۔ چونکہ میر محمود احمد ناصر صاحب کو حضرت محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ سے نسبت ہے۔ جہاں الفضل کا مطالعہ جاری رکھیں وہاں پر سید میر صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں دعا بھی کریں۔ یوں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی خراج عقیدت پیش ہو گی۔

دنیا نے حوادث و تجربات کی شکل میں
جو کچھ مجھے دیا ہے وہ لوٹا رہا ہوں مَیں

بقیہ: حضرت شیخ عبدالغفورؓ...... از صفحہ 5

کام کے سلسلے میں منڈی بہاؤالدین گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نوکری مل گئی۔

آپؓ نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ آپؓ کے نام کا سائن بورڈ یورپ میں لگا ہوا ہے۔ یہ خواب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رنگ میں پورا ہوا کہ آج آپؓ کی نسل نہ صرف یورپ کے کئی ممالک میں بلکہ امریکہ اور کینیڈا میں بھی پھیل گئی ہے جبکہ آپؓ کی زندگی میں آپؓ کے بچوں میں سے کوئی بھی ملک سے باہر نہیں گیا تھا۔

سچائی اور ایمانداری

آپؓ بات کے کھرے اور سچ بولنے والے تھے۔بعض مقدمات میں وکیل کہتے کہ ذرا سی بات کو بدل کر بیان دیں مگر آپؓ ہمیشہ کہتے کہ کیا جھوٹ کو کبھی پھل لگا ہے؟ اسے سہارا کوئی نہیں دیتا۔ آپؓ مقدمے ہار جاتے مگر ہمیشہ سچ بولتے۔ گجرات شہر میں آپؓ کی ایمانداری کی کافی شہرت تھی۔شہر میں غیر از جماعت افراد جن کا تعلق کھوجے قوم سے تھا اپنے ذاتی کاروبار کا حساب کتاب آپؓ کے سپرد کیا ہوا تھا۔ ان کے کاروبار کے رجسٹر کھاتے سب کی نگرانی آپؓ کیا کرتے تھے۔آپؓ خود ان کے پاس نہیں جایا کرتے تھے بلکہ وہ خود آ کر آپؓ کے پاس اپنی فائلیں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ چونکہ آپؓ دل کے مریض تھے اور کچھ عرصے سے آپؓ کی بڑی بیٹی ناصرہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوابوں کے ذریعے آپؓ کی وفات کی مسلسل خبریں مل رہی تھیں اس لئے انہوں نے آپؓ کو خوابوں کے بارے میں بتائے بغیر بڑے طریقے سے کاغذات کھوجے قوم کے افراد کو واپس کروائے اور یہ کام ختم کروایا۔

وفات

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی بڑی بیٹی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو تین خوابوں کے ذریعے آپؓ کی وفات کے متعلق خبر دی۔ پہلی بار آپ نے دیکھا کہ پانی کا نلکا ہے جو آپ چلا رہی ہیں کہ نلکے کا لمبا گز اوپر سے ٹوٹ گیا ہے اور آپ خواب میں کہتی ہیں کہ والدہ صاحبہ (حسن آراء بیگم صاحبہ) کو اس کا بہت زیادہ غم ہو گا۔ پھر دیکھا کہ ایک جنازہ پڑا ہوا ہے اور اس کے اوپر سبز رنگ کا کپڑا پڑا ہوا ہے۔مرحومہ دادی جان (غلام فاطمہ صاحبہ) جو وفات پا چکی تھیں اس جنازے کے پاس بیٹھی ہیں اور بہت خوش ہیں۔ ایک عورت رحمت نامی پاس ہے اور پوچھتی ہیں کہ بہن تم اتنی خوش کیوں ہو؟ دادی جان کچھ بولتی نہیں مگر بہت خوش ہیں۔ پھر دیکھا کہ والدہ صاحبہ (حسن آراء بیگم صاحبہ) کے سر سے ڈوپٹہ اتر گیا ہے۔

حضرت شیخ عبدالغفورؓ صاحب کو دل کی تکلیف کا عارضہ لاحق تھا اور آپؓ جانتے تھے کہ وفات کا وقت قریب ہے۔مختصر سی علالت کے بعد آخر 12 جون 1970ء کو آپؓ اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے از راہ شفقت آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپؓ کی وصیت تھی اس لئے قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپؓ کی تدفین ہوئی۔

آپؓ کی وفات پر مکرم سید باغ علی شاہ صاحب سکنہ معین الدین پور ضلع گجرات تعزیت کے لئے تشریف لائے تو آپؓ کے متعلق فرمایا: وہ احمدیت کا شیر تھا۔ وہ اللہ سے دعائیں کرنے والا تھا اور جانتا تھا کہ کس طرح دعائیں قبول کروائے۔

آپؓ کی بیٹی محترمہ نصرت بیگم صاحبہ شادی کے بعد لاہور میں رہائش پذیر تھیں۔ آپؓ کی وفات پر گھر سے ٹیلی گرام آیا کہ جلدی گھر پہنچو۔ آپؓ اپنی فیملی کے ساتھ گجرات پہنچیں اور جس ٹانگہ میں سوار گھر کی جانب جا رہی تھیں جب وہ گھر والی سڑک کی طرف مڑا تو ٹانگے والے نے کہا کہ آج یہاں ایک بہت نیک انسان کی وفات ہوئی ہے اور اس طرح آپؓ کی بیٹی کو آپؓ کی وفات کا پتہ چل گیا۔ یوں شہر کے ایک غیر از جماعت فرد نے بھی آپؓ کی نیکی کی تصدیق کر دی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپؓ کی نسلوں کو آپؓ کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے۔

(آمین ثم آمین)

رپورٹ: عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ

دنانے ریجن، آئیوری کوسٹ میں مساجد کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مؤرخہ 25/ستمبر 2022ء جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ (Côte d'Ivoire) کو دنانے (Danané) ریجن میں تعمیر مکمل ہونے کے بعد دو مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذلک

مسجد بیت الرحمان، دنانے شہر

ان دو مساجد میں سب سے اول مسجد بیت الرحمان دنانے شہر ہے۔ مؤرخہ 24/ستمبر کو امیر صاحب مرکزی وفد کے ہمراہ ماں ریجن پہنچے۔ ماں شہر میں رات قیام کے بعد 25/ستمبر کی صبح دنانے شہر میں واقع مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ صبح 10 بجے باقاعدہ طور پر سنگ بنیاد کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ولی فوفانا صاحب نے کی جبکہ مکرم شبیر احمد مبلغ سلسلہ نے قصیدہ پڑھا جس کے بعد مکرم باری عبدالسلام صاحب ریجنل مشنری دنانے نے مقامی روایات کے مطابق حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اس کے بعد ''جماعت احمدیہ کا تعارف'' کے عنوان سے تقریر بھی کی۔ معاً بعد مکرم عبدالسلام طورے صاحب مبلغ سلسلہ دلوا ریجن نے ''اسلام امن کا مذہب'' کے عنوان سے تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب انصار اللہ، نیشنل صدر صاحب خدام الاحمدیہ، مکرم یحيٰی وترا صاحب صدر ہیومینیٹی فرسٹ آئیوری کوسٹ، سوسائیٹی کے چیف نیز دو غیراز جماعت آئمہ نے تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب نے پروگرام کی اختتامی تقریر بعنوان ''مساجد اور عبادات الٰہی کی اہمیت'' کی۔ اختتامی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے

مسجد کی تختی کشائی کی اور دعا کروائی تختی کشائی کے بعد نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔ جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں 350 افراد نے شرکت کی۔

دنانے شہر میں واقع جماعتی جگہ پر جنوری 2018ء میں مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر ومشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے تشریف لا کر مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جس کے بعد اس مسجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری رہا۔ تاہم امسال ماہ جولائی میں اس کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد دوران ماہ افتتاح کیا گیا۔ اس مسجد کا کل احاطہ 160مربع میٹر ہے جس میں اندازاً 250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جبکہ مسجد کے ساتھ 2 باتھ رومز بھی وضو کے لئے تعمیر کئے گئے ہیں۔ مکرم رضوان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نیز شبیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ ریجن ماں نے وقتاً فوقتاً اس مسجد کی تعمیر کی توفیق پائی۔ افتتاح کے پروگرام سے قبل مقامی مساجد کے آئمہ نے جماعتی پروگرام کے بائیکاٹ کا بھی اعلان کیا تاہم اس کے باوجود نہ صرف دیگر لوگ پروگرام میں شریک ہوئے بلکہ دو امام بھی اس پروگرام کا حصہ تھے۔

مسجد بیت السلام، زوئیں شہر

اسی روز بعد از افتتاح مسجد بیت الرحمٰن مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب مع جماعتی وفد زوئیں (Zouan-Hounien) شہر میں حال ہی میں مکمل ہونے والی ایک مسجد، مسجد بیت السلام کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں شام 3 بجے افتتاحی پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شمس الدین صاحب معلم سلسلہ نے کی جس کے بعد مقامی احمدی اسماعیل گولاندیے صاحب نے تقریر کی۔ بعد ازاں علاقہ کے چیف، شہر کے میئر نیز وائس گورنر شہر نے بھی تقاریر کیں۔ اس پروگرام کی اختتامی تقریر مکرم امیر صاحب نے بعنوان ''مساجد کی اہمیت'' کی۔ اس تقریب کے بعد مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب نے تختی کشائی کی اور دعا کروائی جس کے بعد اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا جس کے معاً بعد مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب نے مسجد کے ساتھ واقع ہیومینیٹی فرسٹ کے

پرائمری سکول میں زیر تعلیم طلباء میں ہیومینیٹی فرسٹ آئیوری کوسٹ کی جانب سے کتابیں اور سکول کے بستے بھی تقسیم کئے۔ ان دونوں مساجد کے افتتاح کے پروگرام کے انتظامات کی توفیق مکرم شبیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نیز مکرم باری عبدالسلام صاحب کو ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مسجد بیت السلام، زوئیں کا سنگ بنیاد 1998ء میں رکھا گیا تاہم اکیسویں صدی کے اوائل میں ملک میں خانہ جنگی شروع ہونے کے بعد یہ علاقہ باغیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ بعد ازاں خانہ جنگی تو ختم ہوگئی تاہم لمبا عرصہ یہ علاقہ مختلف سیاسی مسائل کے باعث تعمیراتی کاموں سے محروم رہا۔ کچھ سال قبل ہی یہاں سیاسی صورتحال نسبتاً بہتر ہونے کے بعد مسجد کی تعمیر کا کام دوبارہ شروع کیا گیا۔ اس مسجد کا کل احاطہ 100 مربع میٹر ہے جس میں تقریباً 150 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ یہ مسجد اس سوسائٹی کی پہلی مسجد ہے۔ اس مسجد کے قرب و جوار میں احمدیوں کے علاوہ دیگر مسلمان برائے نام ہیں زیادہ تر لادین لوگ آباد ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دونوں مساجد کے افتتاح کو بابرکت کرے اور یہ مساجد اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے کا ذریعہ بنتی چلی جائیں نیز اس میں نماز پڑھنے والے حقیقی تقویٰ کے حصول کے لئے اس مسجد میں آنے والے بنیں۔ آمین

اطفال کارنر

تقریر

خلافت سے وابستگی میری ضرورت

خلافت میری ضرورت اس لیے ہے کہ میں ایک احمدی مسلمان ہوں جو قرآن کریم کو سچی کتاب اور حضرت رسول کریم ﷺ کو سچا رسول مانتا ہوں اور ان دونوں نے ہمیں بتلایا ہے کہ خلافت ایک الٰہی نظام ہے جو اسلام کی تعلیمات کا حصہ ہے اور جس پر عمل کرنا میرے لیے ضروری ہے یہ میری روح کی غذا ہے۔ جو میری رہنمائی کرتی ہے کہ آج کل کے اس مادی معاشرے میں، میں نے اپنے جسم کی کیسے حفاظت کرنی ہے۔ یورپ کی گندگیوں اور غلاظتوں سے میں نے کیسے بچنا ہے۔ اس معاشرے میں، میں نے کیسے نماز پڑھنی ہے۔ کیسے اپنے خدا سے تعلق جوڑنا ہے۔ کیسے میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنی ہے کیونکہ اللہ کی مخلوق اُس کا کنبہ ہے۔ خاندان ہے۔ والدین کی خدمت کرنے کے قرینے خلافت سکھلاتی ہے۔ بہن بھائیوں کی عزت و احترام کرنے کے طریق سکھلاتی ہے۔ اسلام سے محبت میں خلافت نے مجھے بہت بڑھایا ہے۔ انسانیت سے پیار میں بڑھایا ہے۔ ایک دوسرے کی عزت اور مذاہب میں ہم آہنگی کرنا خلافت نے ہی مجھے سکھلایا ہے۔ ایک انکل کہا کرتے تھے کہ اگر میں احمدی نہ ہوتا تو شاید میں بھی وٹے مارنے والوں سے ہوتا۔ مجھے خلافت نے اسلام کے تمام فرقوں سے پیار سکھلایا ہے۔

الغرض خلافت میرے لیے اس لیے ضروری ہے کہ یہ مجھے بتاتی ہے کہ میں اپنے آپ کو قرآن میں تلاش کروں اور انسان میں موجود دونوں حقوق یعنی اللہ اور مخلوق سے محبت بتاتی ہے۔

خلافت زندہ باد۔ نظامِ خلافت پائندہ باد

(فرخ شاد)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 19/ اکتوبر 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ غائب اور ایک نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم میاں احسان اللہ ریاض صاحب ابن مکرم میاں عزیز اللہ صاحب (یوکے)

12 / اکتوبر 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت محمد عبد اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل میں سے تھے۔ آپ کو پاکستان میں مسجد دار الذکر لاہور اور مسجد اقصیٰ ربوہ کی تعمیر میں کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے UAE میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ 2007ء میں برطانیہ آ گئے اور کچھ عرصہ مجلس انصار اللہ برطانیہ کے دفتر میں خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت، ہمدرد، نیک، دیندار اور مخلص انسان تھے۔ چندوں کے علاوہ دیگر تحریکات میں بھی باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب (چیئر مین مرزا شریف احمد فاؤنڈیشن) کے بہنوئی تھے۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب (کراچی)

7/ ستمبر 2022ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق چھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ سے تھا۔ آپ کے خسر حضرت چوہدری کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ آف تلونڈی کھجور والی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کے میاں کو کراچی میں متعدد عہدوں پر خدمت کا موقع ملا اور جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سبب روزانہ رات کو دیر سے گھر آتے لیکن آپ نے کبھی ان سے اس بات کا شکوہ نہیں کیا بلکہ ان کی پوری معاونت کرتیں اور بچوں کی نگہداشت پر خود پوری توجہ دیتی رہیں۔ آپ کو خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت تھی۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام، مربیان کرام اور واقفین سلسلہ کا بھی بہت احترام کرتی تھی۔ قیام نماز کے لیے خاص کوشش کرتیں اور بچوں کو بھی اس کے لیے خاص تاکید کرتیں۔ جب تک ان کی نظر ٹھیک رہی روزانہ تلاوت قرآن کرتی رہیں اور بچوں کی تلاوت قرآن کریم کی بھی باقاعدہ نگرانی کرتی رہیں۔ جماعتی پروگراموں اور تنظیمی اجلاسات اور کلاسز میں بچوں کو باقاعدہ بھجواتیں۔ آپ کو دعا کی قبولیت پر بہت یقین تھا۔ ہر دکھ اور تکلیف کے وقت دعا اور صدقہ کی طرف خصوصی توجہ دیتیں۔ آپ طبیعت کی صاف گو، نہایت سادہ، خدا ترس اور صلہ رحمی کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب (مربی سلسلہ) آج کل گھانا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2- مکرمہ آصفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب (ٹورانٹو)

20/ ستمبر 2022ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق رکھنے والی، ایک غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے تینوں بیٹے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

3- مکرمہ لعل خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نواز ابڑو صاحب (لاڑکانہ۔ سندھ)

7/ ستمبر 2022ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے 1949ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ پیشہ کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھیں۔ تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندہ کی رسید کٹواتی تھیں۔ آپ نے صدر لجنہ لاڑکانہ شہر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند اور خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ آپ کی ایک خاص خوبی مہمانوں کی خدمت اور غریبوں، یتیموں کی خبر گیری کرنا تھی۔ مرحومہ 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ مکرم نعیم احمد ابڑو صاحب (امیر ضلع لاڑکانہ) کی دادی تھیں۔

4- مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد باجوہ صاحب (فیصل آباد)

29/ اگست 2022ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب (سابق ناظم جائیداد ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرنے والی، خلافت کی وفادار، عہدیداروں کا احترام کرنے والی، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ طاہرہ قدرت اللہ صاحبہ کینیڈا میں اپنے حلقہ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

5- مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب (جرمنی)

12/ اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے میاں اپنی مجلس میں زعیم انصار اللہ کے علاوہ قائد عمومی کے دفتر میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

6- مکرم چوہدری شرف احمد اعوان صاحب (جرمنی)

2/ اگست 2022ء کو 100 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت آپ کے ماموں حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی۔ آپ نے 1939ء میں برٹش آرمی میں شمولیت اختیار کی اور جہاں پر مقیم تھے وہاں دوسرے احمدیوں کے ساتھ مل کر جماعت قائم کی۔ اسی زمانہ میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھی شامل ہوئے۔ 2013ء میں جرمنی آ گئے تھے۔ لازمی چندہ کے علاوہ دیگر چندوں میں بھی باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

7- مکرم محمد جمیل صاحب ابن مکرم عبد العزیز صاحب (ملائیشیا)

8/ اگست 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا کے بڑے بھائی حضرت مولوی عبد القادر صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہوا۔ مرحوم نے مقامی طور پر سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی اہلیہ بھی مقامی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق بجالا رہی ہیں۔ آپ دس سال سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ ملائیشیا میں مقیم تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 65

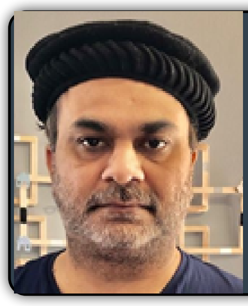

اسمائے کیفیت

بنیادی طور پر اس باب میں ہم یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اردو زبان میں اسماء یعنی Nouns بنانے کے کیا کیا طریقے ہیں۔ یہاں آپ یہ سمجھ لیں کے ہر زبان اسماء یعنی Nouns کا ہی مجموعہ ہوتی ہے۔ کچھ تو مستقل اسماء ہوتے ہیں جنہیں اسم نکرہ Common Nouns اور اسم معرفہ Proper Nouns وغیرہ کہا جاتا ہے جیسے گاڑی، گھر، لڑکا، جمیل، فاطمہ وغیرہ لیکن زبان کی روانی کو قائم رکھنے کے لئے بہت سے ایسے الفاظ جو اسم صفت یا فعل وغیرہ ہوتے ہیں انہیں اسم بنانا پڑتا ہے جیسے کیا آپ کو محض کھانا پسند ہے۔ اس جملے میں کھانا ایک اسم ہے انگریزی میں اس طرح اسم بنانے کے لئے یا تو فعل کی پہلی حالت کے بعد Ing کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے eating اور یا پھر فعل کی پہلی حالت سے پہلے To لگاتے ہیں جیسے To eat۔ اس کے علاوہ بھی طریقے ہیں جن سے انگریزی میں اسماء بنتے ہیں۔ جیسے educate ایک فعل ہے Educated ایک صفت ہے اور education ایک اسم ہے تو کسی لفظ کے آخر پر tion وغیرہ لگا کر اسم بنائے جاتے ہیں۔ پس اب ہم مزید ایسے طریقوں کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں جن کے ذریعے اردو میں اسماء بنائے جاتے ہیں۔

1۔ فعل کے مادے کے آخر پر ''ن'' بڑھانے سے اسم کیفیت بنایا جاتا ہے۔ جیسے چلنا سے مادہ ہے چل اور چلن ایک اسم کیفیت ہے یعنی ایک ایسا Noun ہے جو کسی اور اسم یعنی Noun کے بارے میں معلومات فراہم کر رہا ہے۔ جیسے انسان کا چلن اس کے کردار کا گواہ ہے۔ اسی طرح مرنا سے مرن، پہنے ہوئے استعمال شدہ کپڑوں سے اترن وغیرہ۔ جیسے امیر لوگ تو غریبوں کو اپنی اترن بھی نہیں دیتے۔ میں کسی کی اترن نہیں پہنوں گی۔ ویسے مہذب دنیا میں بھی استعمال شدہ اشیا کو صفائی ستھرائی کے بعد دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے اور اس کو انا کا مسلہ نہیں بنایا جاتا اور یہ ایک اچھی روایت ہے کیونکہ ضرورت مند انسان کا سب سے بڑا دشمن غرور اور انا ہی ہے۔ مغربی دنیا کی مادی ترقی کا ایک بڑا راز یہ ہے کہ یہاں اس چیز کی تعلیم دی جاتی ہے کہ انسان کو حقائق کو کھلے دل سے قبول کرنا چاہیئے۔

2۔ بعض اوقات صفت کے آگے ''ئی'' بڑھانے سے یا فعل ماضی کے آگے ان لگانے سے بھی اسم بن جاتا ہے۔ جیسے اونچا سے اونچائی، چوڑا سے چوڑائی، لمبا سے لمبائی۔ شعر:

باپ زینہ ہے جو لے جاتا ہے اونچائی تک
ماں دعا ہے جو سدا سایہ فگن رہتی ہے

اسی طرح اُٹھا سے اُٹھان، لگا سے لگان، اڑا سے اُڑان، ڈھلا سے ڈھلان وغیرہ۔ جیسے وہ ملک انتہائی پستی سے اُٹھا۔ اس ملک کی معاشی اٹھان قابل تقلید ہے۔ یعنی اس ملک کی معاشی ترقی اس قابل ہے کہ بطور نمونہ اس کی پیروی کی جائے۔

لگان: وہ آمدنی جو مالک کو زمین سے وصول ہو، زمین کا خراج۔

گھاٹ پر کشتیوں کے ٹھہرنے کی جگہ، جہاں کشتیاں آ کر ساحل سے لگیں۔

دھماکے کی آواز سن کر پرندہ اڑا۔ اُڑان بھرتے ہی پرندہ شکاری کی گولی کا شکار ہوگیا۔ جہاز رن وے سے اُڑان بھرتے ہیں۔ جب سورج ڈھلا تو گرمی کی شدت میں کمی آئی۔ اس اونچائی کے بعد ایک ڈھلان ہے۔

3۔ مادہ فعل کے آگے ئی یا وائی بڑھانے سے اسم بن جاتا ہے اور اس میں ہمیشہ اجرت یا مزدوری کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے پیس سے پسوائی، دھل سے دھلائی، سل سے سلائی، رنگ سے رنگوائی۔ جیسے یہ درزی کتنی سلائی لیتا ہے۔ اسی طرح آٹے کی پسوائی کی رقم دے دیں۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ یہ الفاظ اسماء ہیں یعنی nouns۔

4۔ اسم یا صفت یعنی Noun یا adjective کے بعد ائی یا ئی لگانے سے مزید اسماء بن جاتے ہیں۔ جیسے اچھا سے اچھائی، برا سے برائی، گول سے گولائی، بڑا سے بڑائی، چھٹنا سے چھٹائی، چور سے چوری، ٹھگ سے ٹھگی۔

5۔ فعل کے مادہ کے آخر پر ت یا تی بڑھانے سے بھی اسماء بنائے جاتے ہیں۔ جیسے بچنا یعنی to be saved سے مادہ ہے بچ اور اسم ہے بچت یعنی saving۔ کھپنا سے مادہ ہے کھپ اور اسم ہے کھپت۔ یہاں کھپنا کا معنی ہے استعمال ہونا خرچ ہونا یعنی consumed پس کھپت کا معنی ہوا consumption۔ بھرنا یعنی to hire/ to fill سے مادہ ہے بھر اور اسم ہے بھرتی یعنی

Process of hiring for a job or filling a space with dust or sand and filling a document or form

6۔ اسی طرح وٹ، ہٹ، اٹ بڑھانے سے بھی اسم بن جاتے ہیں جیسے گھبرانا سے گھبراہٹ، بنانا سے بناوٹ، روکنا سے رکاوٹ، لاگ سے لگاوٹ یعنی intimacy، جھلانا سے جھلاہٹ یعنی irritation، لکھنا سے لکھاوٹ manner or method of writing وغیرہ۔ مثالیں دیکھتے ہیں۔ مجھے یہاں گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ یعنی suffocation/ anxiety۔ اس تحریر کی لکھاوٹ قدیم نسخوں سے ملتی جلتی ہے۔ it means the way it is written and the style of font. لگاوٹ میں منفی پہلو پایا جاتا ہے یعنی ایسی محبت جو دکھاوے کے لئے کی جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

قرآن شریف کے رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں اور اگر ان طبعی حالتوں سے شریعت کی ہدایت کے موافق کام لیا جائے تو جیسا کہ نمک کی کان میں پڑ کر ہر ایک چیز نمک ہی ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی یہ تمام حالتیں اخلاقی ہی ہو جاتی ہیں اور روحانیت پر نہایت گہرا اثر کرتی ہیں۔ اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کے اغراض اور خشوع خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے طبعی افعال گو بظاہر جسمانی ہیں مگر ہماری روحانی حالتوں پر ضرور ان کا اثر ہے مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کریں اور گو تکلف سے ہی روویں مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے۔ تب دل بھی آنکھوں کی پیروی کر کے غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جب ہم تکلف سے ہنسنا شروع کریں تو دل میں بھی ایک انبساط پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جسمانی سجدہ بھی روح میں خشوع اور عاجزی کی حالت پیدا کرتا ہے۔ اس کے مقابل پر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب ہم گردن کو اونچی کھینچ کر اور چھاتی کو ابھار کر چلیں تو یہ وضع رفتار ہم میں ایک قسم کا تکبر اور خود بینی پیدا کرتی ہے۔ تو ان نمونوں سے پورے انکشاف کے ساتھ کھل جاتا ہے کہ بے شک جسمانی اوضاع کا روحانی حالتوں پر اثر ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 319-320)

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

رُو سے: یعنی فلاں دلیل یا اصول کے مطابق، اس کی روشنی میں۔ کسی اصول سے ایک اور اصول اخذ کرنے کے عمل کو ظاہر کرنا۔ سبب سے، وجہ سے۔

طبعی، روحانی، اخلاقی حالت: جسمانی کیفیات، احساسات، جذبات وغیرہ۔ روح اور خدا تعالیٰ سے اس کے تعلق سے متعلق۔ آداب، تہذیب، ثابت شدہ تہذیبی اور تمدنی سچائیوں کے مطابق ڈھلا ہوا۔

شدید تعلق: بہت گہرا، اہم تعلق۔

موافق: مطابق

نمک کی کان: زیر زمین نمک کا ذخیرہ۔ Salt mines

اغراض: غرض کی جمع یعنی مقصد اور کسی چیز کی اصل وجہ یا وجوہات۔ The main purpose of something

خشوع خضوع: یعنی خود کو انتہائی کمزور دیکھ کر انسان کا سجدہ میں رونا چلانا گڑگڑانا تاکہ اسے خدا تعالیٰ کی مدد ملے۔

جسمانی طہارت، تعدیل: جسم کو پاک صاف رکھنا اور اس کی خواہشیں جیسے بھوک، نکاح، دولت، اقتدار وغیرہ کو حد سے نہ بڑھنے دینا۔

ملحوظ رکھنا: مد نظر رکھنا، سامنے رکھنا۔

جسمانی اوضاع: طور طریقے، چال ڈھال، بناوٹیں، ہیئتیں، ظاہری خال و خط، نقل و حرکت، عادات، کردار/ Physical gestures/ postures

قوی: مضبوط

تکلف: ایسی بات دکھانی جو اپنے میں نہ ہو، ظاہر داری، بناوٹ، نمود، نمائش Formality/ taking trouble to do something

آنسوؤں کا شعلہ: آنچ، لَو، گرم احساس۔ flash/ flame

انبساط: خوشی، سرور، شادمانی، کشادگی Delight/ joy

وضع رفتار: چلنے کا انداز the type of walking or gait

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

سانحہ ارتحال

- **مکرمہ خالدہ اقبال۔ یوکے سے یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتی ہیں۔**

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم لئیق احمد صدیقی ولد شریف احمد صدیقی بقضائے الٰہی مؤرخہ 9/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار ملائیشیا کے ایک ہسپتال میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

مرحوم حضرت عبدالسمیعؓ کپور تھلہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت منشی عبدالرحمنؓ کے پڑپوتے تھے اور مکرم سید بشیر احمد بخاری (مرحوم) کے داماد تھے۔

آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، صوم وصلوٰة کے پابند، اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرنے والے، بہترین داعی الی اللہ اور نہایت شکر گزار انسان تھے۔ خلافت سے شدید محبت اور عقیدت کا تعلق رکھتے تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ملائیشیا میں کوئی بھی رفیوجی آتا تو اس کی ہر ممکن مدد اور رہنمائی کرتے۔

مرحوم کا جسد خاکی 13/ اکتوبر بروز جمعرات وطن عزیز پہنچا۔ 14/ اکتوبر بروز جمعہ 10 بجے مکرم مبشر احمد کاہلوں مفتی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کا عمل قبرستان عام میں ہوا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم اللہ بخش صادق وکیل التعلیم نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بھائی جان سے رحم ومغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

دعا کا تحفہ

دُعائے قنوت

حضرت خالدؓ بن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریمؐ کو یہ دُعائے قنوت سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَنَرْجُوْرَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِمُلْحِقٌ

(تحفة الفقهاء باب صلوٰة الوتر مطبوعه دمشق)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے پر توکل کرتے ہیں اور ہم تیری بہترین تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے اسے ہم چھوڑ دیتے اور اُس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ ہم تیری طرف ہی دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں یقیناً تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

(مناجات رسولؐ از خزینة الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 73)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ایک سبق آموز بات

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پھر ناخن کٹوانا ہے، اس میں ہزار قسم کے گند پھنس جاتے ہیں لیکن آج کل بعض مردوں میں لیکن عورتوں میں تو اکثریت میں یہ فیشن ہوگیا ہے کہ لمبے لمبے ناخن رکھو اور ان کو کوئی گندگی کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ سب پر واضح ہو جانا چاہئے کہ ناخن کٹوانے کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور لمبے ناخن رکھنے کا نقصان ہی ہے فائدہ کوئی نہیں۔

(خطبہ جمعہ 23 اپریل 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مرسلہ: قاسم محمود۔ اسکاٹ لینڈ

فقہی کارنر

قرض پر زکوٰة

(حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں) سوال پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر زکوٰة دینی لازم ہے؟

فرمایا:

''نہیں''

(بدر 21 فروری 1907ء صفحہ 5)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

3/ نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:07	17:43
مدینہ منورہ	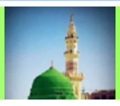	05:10	17:41
قادیان		05:23	17:37
ربوہ		05:03	17:17
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:29	16:34